



سوال

(17) روزہ کی حالت میں بھول کر کھانے پینے کا کیا حکم ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

روزہ کی حالت میں بھول کر کھانے پینے کا کیا حکم ہے اور اگر کسی ایسے شخص کو دیکھیں جو روزہ کی حالت میں کھاپی رہا ہے تو کیا اس کو یاد دلائیں کہ وہ روزے سے ہے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جو شخص بھول چوک کر روزہ کی حالت میں کھاپی لے تو اس کا روزہ درست ہے۔ لیکن جب اس کو روزہ یاد آ جائے فوراً کھانا بند کر دے اور جو لقمہ یا پانی کا گھونٹ اس کے منہ میں ہو اس کو باہر نکال دے۔

اس کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

(من نسی وبوصائم فاکل او شرب فلیتم صومه فانما اطعمہ اللہ وسقاه)

”جو شخص روزہ کی حالت میں بھول کر کھاپی لے اس کو چاہیے کہ روزہ کو مکمل کرے (افطار نہ کرے) اس لئے کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے۔“

بھول چوک اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل مواخذہ نہیں ہے۔ آدمی دعا کرتا ہے۔

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِزْنَا إِن نَسِينَا أَوْ نَظَانَا ۚ ۲۸۶ ... سورة البقرة

”اے ہمارے رب اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں تو ہمیں نہ پکڑ۔“

ہاں جو شخص روزہ دار کو کھاتے پیتے دیکھتا ہے تو اس کو چاہیے کہ اس کو یاد دلائے کہ تم روزے سے ہو۔ کیونکہ یہ ایک منکر کو تبدیل کرنے کے مترادف ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

(من رای منکم منکرًا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ)



”تم میں سے جو کسی منکر کو دیکھے تو اس کو چاہیے کہ اس غلط کام کو اپنے ہاتھ سے روک دے اور اگر وہ ہاتھ سے روکنے سے طاقت نہیں رکھتا تو اپنی زبان سے روکے اور اگر زبان سے روکنے کی طاقت نہیں تو اپنے دل سے برا جائے۔“

بلاشبہ رمضان کے ماہ میں اگر کوئی کھانا اور پیتا ہے تو یہ منکر ہے۔ لیکن چونکہ وہ شخص بھول چوک کر کھا رہا ہے تو اس کے لئے معافی ہے اور اس پر مواخذہ بھی نہیں ہے۔ مگر جو شخص اس کو دیکھے تو اس کو نہ روکنے کا کوئی عذر نہیں ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ الصیام

صفحہ: 72

محدث فتویٰ